

یسوع مسیح کا مکاشفہ - نمبر پانچ

اشعیا چالیس: تسلی دو، تسلی دو

Jeff Pippenger

2023-10-25

اشعیا باب چالیس کی پہلی سترہ آیات میں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کو نبوی طور پر تین اور آدھے دن کے اختتام پر قرار دیا گیا ہے، جہاں وہ سڑکوں پر مردہ پڑے تھے، جب کہ دنیا خوشی منا رہی تھی۔ تمام انبیا آپس میں متفق ہیں اور جو نبوی واقعات وہ پیش کرتے ہیں وہ ہمیشہ دوسرے انبیا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں، کیونکہ خدا نے ترتیبی کا خالق نہیں۔

اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں۔ کیونکہ خدا ابتری کا خالق نہیں بلکہ سلامتی کا ہے، جیسا کہ مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔ 1 کرنتھیوں 14:32، 33۔

تسلی دینے والا، جسے یسوع نے اپنی عدم موجودگی میں بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، اشعیاہ کی آخری نبوی روایت کے چھبیس ابواب کی پہلی آیت کے بالکل پہلے الفاظ میں سمو دیا گیا تھا: "تسلی دو، تسلی دو میری قوم کو، تمہارا خدا فرماتا ہے۔" قاعدہ اولین ذکر اس بات پر زور دیتا ہے کہ اگلے چھبیس ابواب کو تسلی دینے والے کی آمد کی کامل اور حتمی تکمیل کے حوالے سے سمجھا جانا چاہیے۔

اور میں باپ سے دعا کروں گا، اور وہ تمہیں ایک اور مددگار دے گا تاکہ وہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ لیکن وہ مددگار، یعنی روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ تمہیں سب کچھ سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ یوحنا 14:26، 26۔

میلرائٹ تاریخ کی آدھی رات کی پکار ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔

ایک دنیا بدی، فریب اور گمراہی میں، عین موت کے سائے میں پڑی ہوئی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ کون ہے جو انہیں جگانے کے لیے روح کا کرب محسوس کرتا ہو؟ کون سی آواز ان تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا ذہن مستقبل کی طرف اٹھا لیا گیا، جب اشارہ دیا جائے گا: 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو۔' لیکن بعض اپنے چراغوں میں بھرنے کے لیے تیل لینے میں دیر کر چکے ہوں گے، اور بہت دیر سے وہ جانیں گے کہ وہ کردار، جس کی نمائندگی تیل کرتا ہے، قابل انتقال نہیں۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 11 فروری 1896۔

سوال یہ کیا جاتا ہے: "کون سی آواز" "سوئے ہوئے" لوگوں کو "جگا" سکتی ہے؟ اشعیا باب چالیس میں جو انہیں "جگاتی" "آواز" ہے، وہی "آواز" ہے جو "بیابان" میں "پکارتی" ہے۔

یروشلم کے دل سے کہو، اور اس سے پکار کر کہو کہ اس کی جنگ آزمائی پوری ہو گئی ہے، اس کی بدکرداری معاف ہو گئی ہے؛ کیونکہ اُس نے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہوں کے عوض دوہرا پایا ہے۔ "آواز" اُس کی جو بیابان میں "پکارتا" ہے۔ . . . یسعیاہ 40:2، 3۔

آدھی رات کی پکار کا پیغام بھی پچھلی بارش کا پیغام ہے۔

تم خداوند کی آمد کو ضرورت سے زیادہ دور سمجھ رہے ہو۔ میں نے دیکھا کہ آخری بارش آدھی رات کی پکار کی طرح [اتنی ہی اچانک جتنی] آ رہی تھی، اور دس گنا زیادہ طاقت کے ساتھ۔ اسپالڈنگ اور میگن، 5۔

کلام خدا میں پائی جانے والی بہت سی علامات میں سے ایک جو آخر کی بارش کے پیغام کی نمائندگی کرتی ہے، وہ علامت ہے جسے الفاظ یا فقروں کے دوہرائے جانے سے پہچانا جاتا ہے۔ الفاظ یا فقروں کا دوہرا

ہونا آخری دنوں میں آدھی رات کی للکار یا اخیر کی بارش کے پیغام کی علامت ہے۔ "تسلی دو" کے دوہرے ہونے کی علامت یسعیاہ باب چالیس کے آغاز کو انتظار کے وقت میں رکھتی ہے، جب دس کنواریوں کی تمثیل کی آدھی رات کی للکار کے طور پر پیش کیا گیا پیغام پہچانا جانا اور پھر اعلان کیا جانا ہے۔ اس وقت مسیح معزی کو بھیجتا ہے تاکہ سوئی ہوئی کنواریوں کو جگائے، جو نبوتاً سوتی ہوئی دکھائی گئی ہیں، اور بعض نبوی مقامات میں موت کی نیند سوتی ہوئی بھی دکھائی گئی ہیں۔ یسعیاہ چالیس کی پہلی آیت نبوتاً 18 جولائی 2020 کی مایوسی کے "بعد" ساڑھے تین علامتی دنوں پر واقع کی گئی ہے، کیونکہ اسی وقت معزی انہیں جگانے کے لیے بھیجا جاتا ہے جو سو رہے ہیں۔ ساڑھے تین دن بیابان کی علامت ہے، اور وہیں "آواز" "پکارنے" لگتی ہے۔

مکاشفہ گیارہ، حزقی ایل سینتیس، متی پچیس، اور ملرائٹس کی تاریخ (ساتھ ہی ملرائٹس کی تاریخ کے وہی سنگ میل جو ہر اصلاحی تحریک میں رونما ہوتے ہیں) مل کر سوئی ہوئی کنواریوں کو جگانے کے ایک 'خاص عمل' کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ عمل مایوسی کے موقع پر کنواریوں کے سو جانے سے شروع ہوتا ہے۔ مایوسی کے وقت جو دور شروع ہوا، وہ بالآخر 'تاخیر کا وقت' کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ تاخیر کے وقت کا آخری حصہ آدھی رات کی پکار کے پیغام کی تشکیل ہے۔ جب یہ پیغام مستحکم ہو جاتا ہے، تو اسے اس کے نقطہ عروج، یعنی عدالت، تک پہنچنے تک منادی کیا جاتا ہے۔

یسعیاہ میں "آواز" کے طور پر پیش کیے گئے پیغامبر نے پوچھا کہ کون سا پیغام سنایا جانا ہے۔ اسے علامتی زبان میں کہا گیا کہ اسلام کا پیغام پیش کرے۔ اسلام کے نبوی پیغام کو جلد آنے والے اتوار کے قانون سے جدا نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اسلام ایک نرسنگی قوت ہے، اور کتاب مکاشفہ کے سات نرسنگے اُن طاقتوں پر خدا کے فیصلے کی نمائندگی کرتے ہیں جو اتوار کے قوانین نافذ کرتی ہیں۔ وہ طاقتیں یہ تھیں: 321 میں بت پرست روم، جو اژدہا کی علامت ہے؛ 538 میں پاپائی روم، جو حیوان کی علامت ہے؛ اور ریاست ہائے متحدہ میں جلد آنے والا اتوار کا قانون، جو جھوٹے نبی کی علامت ہے۔

بیابان میں پکارنے والی 'آواز' کو جس پیغام کا اعلان کرنا تھا، اس کی تعیین کے ساتھ یہ وعدہ بھی وابستہ تھا کہ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ یہی 'وعدہ اور یقین' کہ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا، اسی نبوی سیاق و سباق میں پایا جاتا ہے جسے حقوق کے دوسرے باب، تیسری آیت میں یوں بیان کیا گیا ہے: 'آخر میں وہ بولے گا اور جھوٹ نہ بولے گا؛ اگرچہ وہ دیر کرے، اس کا انتظار کرو، کیونکہ وہ ضرور آئے گا، دیر نہ کرے گا۔' اسلام کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوگا، وہ ضرور آئے گا۔ اشعیاہ کے چالیسویں باب کی آخری آیت اُن لوگوں سے خطاب کرتی ہے جو حقوق کی روپا کے منتظر ہیں۔

لیکن جو خداوند کی آس رکھتے ہیں وہ نئی قوت حاصل کریں گے؛ وہ عقابوں کی مانند پروں پر بلند پرواز کریں گے؛ وہ دوڑیں گے اور تھکیں گے نہیں؛ اور وہ چلیں گے اور نڈھال نہ ہوں گے۔ اشعیاہ 40:31

"سات گرجوں" کی "پوشیدہ تاریخ"، جس کی مہر اب کھولی جا رہی ہے، تین سنگ میلوں کی نشاندہی کرتی ہے جو ایک مایوسی سے شروع ہو کر ایک مایوسی پر ختم ہوتے ہیں۔ اس علامتی تاریخ میں تین سنگ میل ہیں، جو دو مدتوں سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ ایک مایوسی انتظار کے وقت کا آغاز کرتی ہے۔ انتظار کا وقت تصحیح شدہ پیغام اور "آدھی رات کی پکار" کی پیش گوئی تک لے جاتا ہے۔ "آدھی رات کی پکار" کا پیغام، اسی پیغام کے اعلان کی ایک مدت کا آغاز کرتا ہے، جو دوسری مایوسی تک لے جاتی ہے، جسے عدالت کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ تین مراحل، جو دو مدتوں سے جدا ہیں، "الفا اور اومیگا" کی نمائندگی کرتے ہیں، جیسا کہ عبرانی لفظ "سچائی" میں ان کی تشکیل دی گئی ہے۔

حزقی ایل باب سینتیس میں، حزقی ایل اشعیاہ باب چالیس کی "آواز" کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ اشعیاہ باب چالیس میں آواز پوچھتی ہے، "میں کیا پکاروں؟" پھر حزقی ایل باب سینتیس کی آیت سات میں، اُس نے "جیسے کہ" اسے "حکم دیا گیا تھا" نبوت کی۔

چنانچہ میں نے جیسے مجھے حکم دیا گیا تھا نبوت کی؛ اور جب میں نبوت کر رہا تھا تو ایک آواز ہوئی، اور دیکھو ایک ہلچل ہوئی، اور ہڈیاں آپس میں مل گئیں، ہر ہڈی اپنی ہڈی سے۔ اور جب میں نے دیکھا، تو دیکھو ان پر نسیں اور گوشت چڑھ آیا، اور اوپر سے کھال نے انہیں ڈھانپ لیا؛ لیکن ان میں دم نہ تھا۔ حزقی ایل 37:7، 8۔

حزقی ایل کی پہلی نبوت نے ہڈیوں اور گوشت کو یکجا کر دیا، مگر ان میں ابھی جان نہ آئی تھی۔ چنانچہ حزقی ایل نے دوسری بار 'جیسا کہ اُسے حکم دیا گیا تھا' نبوت کی۔ دوسری نبوت نے ان جسموں کو زندہ کر دیا۔ ان دونوں نبوتوں کی تمثیل آدم کی تخلیق میں ملتی ہے۔

اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنا یا، اور اس کے نتھنوں میں زندگی کی سانس پھونکی؛ اور انسان جیتی جان بن گیا۔ پیدائش 2:7۔

مردہ خشک ہڈیوں کو زندگی دینے کے دو مرحلوں پر مشتمل عمل کا ذکر سب سے پہلے آدم کی تخلیق میں ملتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا نبوی کلام اُس کی تخلیقی قدرت بھی ہے۔ خدا نے پہلے آدم کو 'بنایا'، اور حزقی ایل کی پہلی نبوت نے ہڈیوں اور اجسام کو یکجا کر دیا، پھر خدا نے 'اس کے نتھنوں میں زندگی کی نسَم پھونکی؛ اور انسان زندہ جان بن گیا'۔

حزقی ایل کی دوسری نبوت "ہوا" کی طرف مخاطب تھی، ہڈیوں کی طرف نہیں، کیونکہ اسے کہا گیا تھا کہ "ہوا سے کہو"، "اے سانس، چاروں ہواؤں سے آ، اور ان مقتولوں پر پھونک دے تاکہ وہ زندہ ہو جائیں۔" حزقی ایل کی دوسری نبوت، جو مردہ جسموں کو زندہ کر کے ایک زبردست لشکر بنا دیتی ہے، مردہ جسموں کی طرف نہیں بلکہ ہوا کی طرف تھی۔ یہ ہوا کو یہ حکم تھا کہ وہ جسموں پر پھونک دے۔ خدا کے کلام میں "سانس" کا لفظ پہلی بار آدم کی تخلیق کے وقت آیا ہے، اور وہاں اسے "سانس حیات" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور جو چیز مردہ جسموں میں زندگی پھونکتی ہے، وہ چاروں ہواؤں سے آتی ہے۔

فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جنہیں ایک غضبناک گھوڑے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو بندھن توڑ کر آزاد ہونے اور ساری روئے زمین پر دوڑ پڑنے کا خواہاں ہے، اپنے راستے میں تباہی اور موت لاتا ہوا۔

کیا ہم ابدی دنیا کے عین کنارے پر سو جائیں گے؟ کیا ہم بے حس، سرد اور مردہ ہو جائیں گے؟ اے کاش کہ ہماری کلیساؤں میں خدا کی روح اور اُس کا دم اُس کے لوگوں میں پھونکا جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہوں۔ مینسکرپٹ ریلیز، جلد 20، 217۔

یہاں دو سوال یہ ہیں: کیا ہم سوئیں گے، اور کیا ہم مُردہ ہوں گے؟ ... ایک ہی نبوتی کیفیت کے لیے دو اصطلاحیں۔ چار ہواؤں کا وہ پیغام جنہیں فرشتے روکے ہوئے ہیں، وہی پیغام ہے جو خدا کی سانس کو مردوں میں داخل کرتا ہے اور انہیں کھڑا کر کے زندہ کر دیتا ہے۔ چار ہواؤں کا پیغام، اسلام کے غضبناک گھوڑے کا پیغام ہے۔ کتابِ مکاشفہ میں چار ہواؤں کا پیغام مہر بندی کا پیغام ہے۔ مکاشفہ باب سات، آیت ایک سے تین تک کا مہر بندی کا پیغام یہ بتاتا ہے کہ چار ہوائیں اس وقت تک روکی ہوئی ہیں جب تک خدا کے بندوں پر مہر نہ لگ جائے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ چار فرشتے زمین کے چار کونوں پر کھڑے ہیں، جو زمین کی چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں تاکہ نہ زمین پر، نہ سمندر پر، اور نہ کسی درخت پر ہوا چلے۔ پھر میں نے ایک اور فرشتے کو مشرق سے آتا ہوا دیکھا جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی؛ اور اس نے ان چار فرشتوں سے، جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، بلند آواز سے پکار کر کہا: زمین کو، نہ سمندر کو، اور نہ درختوں کو نقصان نہ پہنچاؤ، جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ لگا دیں۔ مکاشفہ 1:7-3۔

حزقی ایل کی دوسری پیشگوئی ہوا سے مخاطب تھی، اور وہ زندگی جو ہوا نے جسموں تک پہنچائی، چار ہواؤں کے پیغام سے آئی تھی۔ حزقی ایل باب سینتیس، آیات آٹھ سے دس میں، جو لفظ کبھی "ہوا" اور کبھی "سانس" کے طور پر آتا ہے، ہر جگہ ایک ہی عبرانی لفظ ہے۔ خدا نے آدم میں زندگی کی سانس پھونکی، اور حزقی ایل میں زندگی کی سانس چار ہواؤں سے آنے والے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے کے پیغام ہے۔ وہ پیغام خدا کی تخلیقی قدرت ان جسموں تک پہنچاتا ہے جنہیں پہلے پیغام کے ذریعے وادی موت میں اکٹھا کیا گیا تھا۔ چار ہواؤں کا پیغام اسلام کا وہ پیغام ہے جو اتوار کے قانون کے سبب سے ریاستہائے متحدہ پر عدالت لاتا ہے۔ یہ آدھی رات کی پکار کا پیغام ہے۔

سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ ایک مایوسی سے شروع ہوتی ہے، جس سے توقف کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں جب دو نبی 18 جولائی 2020 کو قتل کیے گئے، تو توقف کا زمانہ شروع ہوا۔ جب خداوند نے حزقی ایل سے پوچھا کہ جو دو گواہ گلی میں مردہ پڑے ہیں کیا وہ زندہ ہو سکتے ہیں، اس وقت حزقی ایل خود بھی مردوں میں شامل تھا۔

خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا، اور اُس نے مجھے روح خداوند میں باہر لے جا کر اُس وادی کے بیچ میں بٹھایا جو ہڈیوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور اُس نے مجھے اُن کے چاروں طرف سے گزارا؛ دیکھو، کھلی وادی میں بہت کثیر تھیں، اور دیکھو، وہ بہت خشک تھیں۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا یہ ہڈیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، اے خداوند خدا، تو ہی جانتا ہے۔ حزقی ایل ۱:۳۷-۳

آپت سات میں، جب حزقی ایل دو نبوتوں میں سے پہلی سناتا ہے، پیغام بس یہ تھا: "اے خشک ہڈیوں، خداوند کا کلام سنو۔" یوحنا نے مکاشفہ میں لکھا ہے: "مبارک ہیں وہ جو اس کتاب کی نبوت کے کلام کو سنتے ہیں۔" حزقی ایل مردہ خشک ہڈیوں کو اُن مبارک لوگوں کے طور پر پیش کرتا ہے جو حزقی ایل کے اس حکم کو سنتے ہیں کہ خداوند کا کلام سنو، اور اُس کا کلام سچائی ہے۔ حزقی ایل کے باب دوم میں اُن لوگوں کے تجربے کا بیان ہے جو خدا کا کلام سنتے ہیں۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جا، اور میں تجھ سے کلام کروں گا۔ اور جب وہ مجھ سے ہمکلام ہوا تو روح مجھ میں داخل ہوئی اور مجھے میرے پاؤں پر کھڑا کر دیا، اور میں نے اُس کی آواز سنی جو مجھ سے بول رہا تھا۔ حزقی ایل ۱:۲، ۲۔

مکاشفہ باب گیارہ میں، جب لاشیں خداوند کا کلام سنتی ہیں تو تسلی دینے والا ان میں داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں ان کے پاؤں پر کھڑا کرنے والا تسلی دینے والا ہی ہے۔

اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا اُن پر بڑا خوف چھا گیا۔ مکاشفہ 11:11

مردوں کا اٹھ کھڑا ہونا دو مرحلوں کے عمل کا پہلا مرحلہ ہے، جو انہیں ان کی قبروں سے نکال کر اس علم میں بدل دیتا ہے جو اتوار کے قانون کے فیصلے کے وقت بلند کیا جاتا ہے۔ جب وہ باب گیارہ میں کھڑے ہوتے ہیں تو جو لوگ انہیں دیکھتے ہیں اُن پر "بہت بڑا خوف" طاری ہو جاتا ہے۔

اور وہ خوف کے سبب اپنے محکم قلعہ کی طرف چلا جائے گا، اور اُس کے سردار عَلم سے ڈر جائیں گے، خداوند فرماتا ہے جس کی آگ صیون میں ہے اور اُس کی بھٹی یروشلم میں۔ یسعیاہ 31:9

میلرائٹ تاریخ میں 'نصف شب کی پکار' کا پیغام، دوسرے فرشتہ کے پیغام کا دوسرا حصہ تھا۔ دوسرے فرشتہ کے پیغام نے میلرائٹس کو اُن کلیسیاؤں سے جدا کر دیا جنہیں اُس وقت 'دختران بابل' کے طور پر پہچانا گیا، اور وفاداروں کو بلایا گیا کہ وہ نکل آئیں اور میلرائٹس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ اُس پیغام سے ایمانداروں کی ایک 'جماعت' تشکیل پائی، اور پھر دوسرا قدم 'نصف شب کی پکار' کا پیغام تھا جو شامل ہوا اور دوسرے پیغام کو مزید قوت بخشی۔ یوں میلرائٹس ایک طاقتور لشکر بن گئے جس نے اس پیغام کو ایک طوفانی لہر کی طرح ملک بھر میں پھیلا دیا۔ یہ دو مرحلوں کا عمل وہی ہے

جیسے مکاشفہ باب اٹھارہ کی دو آوازیں کہا جاتا ہے، اور یہی عین عمل حزقی ایل میں مردہ خشک ہڈیوں کے جی اٹھنے کا ہے، جو مکاشفہ باب گیارہ کی گلی میں قتل کیے گئے تھے۔

آسمان سے آئے زور آور فرشتہ کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے گئے، اور میں نے ایسی آوازیں سنیں جو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہر طرف سے گونج رہی ہیں: اے میرے لوگو، اس سے باہر نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو، اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ؛ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریوں کو یاد رکھا ہے۔ یہ پیغام تیسرے پیغام کا ایک اضافہ معلوم ہوا اور اس کے ساتھ جا ملا، جیسے آدھی رات کی پکار 1844 میں دوسرے فرشتہ کے پیغام کے ساتھ جا ملی۔ روحانی عطایا، جلد 1، 195، 196۔

سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ میں پہلا سنگ میل وہ مایوسی ہے جو وقتِ تاخیر کا آغاز کرتی ہے۔ وقتِ تاخیر ایک ایسا عرصہ ہے جسے ساڑھے تین دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور یہ بیابان کی علامت ہے۔ بیابان میں چالیس برس کی سرگردانی کے اختتام پر، یہوشع نے ایک زبردست لشکر کو سرزمین موعود میں داخل کیا۔ ساڑھے تین دن کے اختتام پر، حزقی ایل کو موت کی وادی میں لے جایا جاتا ہے، اور ایسے کہا جاتا ہے کہ وہ لاشوں کو حکم دے: "خداوند کا کلام سنو۔" حزقی ایل بیابان میں پکارنے والی ایک "آواز" ہے۔ خداوند کا کلام سننے کا حکم بدن کے اعضا کو اکٹھا کر دیتا ہے، مگر وہ ابھی زندہ نہیں ہوتے، وہ ابھی لشکر نہیں بنتے، وہ ابھی مہر بند نہیں ہوتے۔ "خداوند کا کلام" جو باب دوم میں حزقی ایل کی جانب سے بولا جاتا ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب تسلی دہندہ آتا ہے تو خدا کے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں، اور بیک وقت خداوند کا کلام سنتے ہیں۔ مسیح نے وعدہ کیا تھا کہ وہ تسلی دہندہ بھیجے گا، ان کے گلی میں قتل کیے جانے کے ساڑھے تین دن بعد۔

جب وہ ایک بار کھڑے ہو جائیں، تو وہ جسم جو 'ابھی زندہ نہیں ہیں'، انہیں دوسری پیشگوئی دی جائے گی۔ اشعیا میں "بیابان میں پکارنے والی آواز" یہ پوچھتی ہے کہ اسے کون سی پیشگوئی پکارنی ہے؟ وہ "پیغام" جسے حزقی ایل اور اشعیا باب چالیس میں "آواز" دونوں کو پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسلام کا پیغام ہے۔ جب وہ پیشگوئی سنا دی جاتی ہے، تو "آدم" ایک طاقتور لشکر کی حیثیت سے زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دو زندہ گواہ، جلد نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کی منظوری کے باعث، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے خلاف اسلام کے فیصلے کا پیغام سناتے ہیں۔ اتوار کے قانون کا فیصلہ سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ کا تیسرا سنگ میل ہے۔ جب یہ پوری ہو جاتی ہے، تو لشکر کو آسمان کی طرف ایک نشان کے طور پر بلند کیا جاتا ہے، اور اس کی نمائندگی مکاشفہ باب چودہ میں کی گئی ہے۔

مجھ پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کا تجربہ ہوا ہے۔ ان فرشتوں کو آسمان کے وسط میں اڑتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جو دنیا کو انتباہ کا پیغام سنا رہے ہیں، اور جن کا براہ راست اثر اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں رہنے والے لوگوں پر پڑتا ہے۔ کوئی ان فرشتوں کی آواز نہیں سنتا، کیونکہ وہ دراصل ایک علامت ہیں جو خدا کے ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آسمانی کائنات کے ساتھ ہم آہنگی میں کام کر رہے ہیں۔ مرد و عورتیں، جو روح خدا سے منور اور سچائی کے ذریعے مقدس کیے گئے ہیں، تینوں پیغامات کو ان کی ترتیب کے مطابق منادی کرتے ہیں۔ منتخب پیغامات، کتاب 2، 387۔

جو علم بلند کیا گیا ہے، وہ تیسرا فرشتہ ہے جو آسمان کے وسط میں اڑ رہا ہے اور انسانیت کو حیوان کا نشان قبول کرنے سے خبردار کرتا ہے۔ وہ طاقتور لشکر اس پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میکائیل کھڑا ہو جائے اور انسانی آزمائشی مہلت ختم ہو جائے۔

ہم اگلے مضمون میں ان خیالات کو جاری رکھیں گے۔

اور آدھی رات کو ایک پکار ہوئی کہ دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو۔ متی 25:6